اتروڑ کی وادی

دریائے سوات کے قدرتی مناظر اور جنت

☆ ۔خوبصورتی اور ایشاء کا سوئٹزرلینڈ
☆ ۔پھلوں اور پھولوں کے باغات سفری تھکاوٹ کو دور کردیتے ہیں
☆ ۔پہاڑی بکرے، مارخور، اڈیال، مشک والے ہرن کی پہاڑی ڈھلانوں پر قلانچیں
☆ ۔خوبصورت پرندوں کی دلکش آوازیں

پاکستان کا شمال ان گنت سحر انگیز مناظر والی وادیوں کا گل دستہ ہے، گلگت، کشمیر، چترال اور سوات کے خطے حسین اور دل کش تفریح گاہوں سے مزین ہیں۔ وادی اتروڑ اور گبرال خوب صورت مناظر اور حسن و دل کشی کی وجہ سے سوات کی وادی کے ماتھے کا جھومر ہیں۔سوات کا خطہ جو صوبہ خیبر پختون خوا کے مالاکنڈ ڈویژن میں واقع ہے، اپنی ان گنت وادیوں کی خوب صورتی اور رعنائیوں کی وجہ سے ایشیا کا سوئٹزرلینڈ جب کہ اس کا ایک علاقہ مئے گلفام کہلاتا ہے، جہاں سے گبرال ، اتروڑ، ، شاہی باغ، لوئے پنڈال، کالام بانڈہ، دیسان، بٹل اور گل آباد کی جادو نگری کی طرف جانے کے لیے راستے نکلتے ہیں۔ کالام کی وادی کو سید ضمیر جعفری نے مئے گلفام کا خطاب دے کر اس کے فطری حسن کی عکاسی کی ہے۔ یہ علاقہ دریائے سوات کے کنارے قدرتی مناظر کے لحاظ سے ارضی جنت بھی کہلاتا ہے۔ یہاں دیو مالائی قصے کہانی والی پراسرار جھیلیں ہیں، آب شار، پہاڑی جھرنے، دریائے سوات سے شاخوں کی صورت میں نکلے ہوئے ندی نالے، سرسبز کھیتوں کے درمیان ترتیب سے لگے ہوئے پودوں میں خوش رنگ اور مہکتے پھول اور پہاڑوں پر برف کی دبیز تہیں جمی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مانکیال پہاڑ کی 18750 فٹ بلند چوٹی پر طلوع وغروب آفتاب کے مناظر انتہائی خوب صورت ہوتے ہیں جنہیں دیکھنے کے لیے سیاح راولپنڈی سے یہاں تک سینکڑوں کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچتے ہیں ۔کالام تک پہنچنے کے لیے بحرین کے دو دریا کے بس اڈے سے 30 کلومیٹر کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ جو ناہموار کچے اور پتھریلے پہاڑی راستے کی وجہ سے دو سے ڈھائی گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ اتروڑ، گبرال اور دیگر وادیوں کی تفریح کے لیے جانے والے سیاح چند روز کالام کی وادی کے مسحور کن قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے یہاں پڑاو ڈالتے ہیں۔اس کے بازار میں، ضرورت کی تقریباً تمام اشیا دستیاب ہوتی ہیں۔ دریا کے کنارے اور سطح آب پر بنے ہوئے چارپائی ریستورانوں میں سیاحوں کو چپلی کباب اور پشاوری کڑاہی کھانے میں خاصا لطف آتا ہے۔ وادیِ کالام دو حصوں پر مشتمل ہے، زیریں اور بالائی وادی۔ کالام زیریں کا علاقہ دریائے سوات کے دائیں طرف واقع ہے، جہاں کالام کا قدیم گاوں آباد ہے۔ کچے پکے مکانات جن میں لکڑی کا کام نمایاں نظر آتا ہے، قدیم وجدید کا حسین امتزاج پیش کرتے ہیں۔ چند روز یہاں گزارنے کے بعد سیاح اگلے مستقر کا رخ کرتے ہیں۔ کالام خاص سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر گھنے جنگلات کا وسیع سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کے بلند و بالا درختوں کے پتوں کے درمیان میں سے سورج کی کرنیں بہ مشکل چھن چھن کر آتی ہیں۔ اِن جنگلات میں شاہ بلوط، شیشم، صنوبر اور اخروٹ کے درخت لگے ہوئے ہیں، انہیں بنڑ کے جنگلات کہا جاتا ہے۔

بحرین سے آنے والی سڑک یہاں سے دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ ایک راستہ مشرق میں اوشو، مٹلتان اور مہوڈنڈ کی طرف جاتا ہے جب کہ دوسرا بائیں جانب اتروڑ کی طلسماتی وادی کی جانب ۔ مذکورہ سڑک چند کلومیٹر تک پختہ حالت میں ہے لیکن اس کے بعد گبرال تک شکستہ اور پگڈنڈی نما راستہ شروع ہوجاتا ہے، تاہم اس پر جیپ سمیت چھوٹی گاڑیوں پر بھی سفر کیا جاسکتا ہے، اور گردونواح میں پھیلے ہوئے حسین مناظر کی وجہ سے شوار گزار اور کٹھن سفر کے باوجود بھی تھکن طاری نہیں ہوتی۔ کالام سے اتروڑ تک کا فاصلہ 12 کلومیٹر ہے اور سارے راستے لہلہاتے کھیت، پھلوں سے لدے باغات، خوش رنگ اور معطر پھولوں کے گل دستوں سے مزین سبزہ زار ساتھ چلتے ہیں۔ سیاح ان مناظر میں اتنا منہمک ہوجاتا ہے کہ اس کے ذہن سے سفر کی ساری کوفت دور ہوجاتی ہے۔ اتروڑ سے گبرال تک 6 کلومیٹر کا مزید فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اتروڑ کی وادی سطح سمندر سے 7300 فٹ بلند ہے، اس کے ساتھ ہی گبرال کی وادی واقع ہے۔ سیاح پہلے اتروڑ کی وادی پہنچتے ہیں جو مہکتی فضاوں، ہر طرف پھیلی ہریالی اور نگارنگ مناظر کی وجہ سے ایک دل فریب مقام ہے۔ اسے چاروں طرف سے بلند و بالا برف پوش پہاڑوں نے گھیرا ہوا ہے، جن پر گھنے جنگلات ہیں۔ ان میں پہاڑی بکرے، مارخور، اڑیال، مشک والے ہرن اور آئی بیکس پہاڑی ڈھلانوں پر قلانچیں بھرتے ہوئے نظر آتے ہیں، جب کہ پرندوں کی کئی خوب صورت اقسام جن میں مرغ زریں، چکور شامل ہیں درختوں کے درمیان اڑتے پھرتے ہیں۔ جگلات کے اندرونی حصوں میں چیتے، ریچھ، بھیڑیئے اور دوسرے خوں خوار جانور بھی پائے جاتے ہیں، لیکن وہ جنگل میں وائلڈ لائف کی طرف سے متعین کی ہوئی حدود کے اندر ہی رہتے ہیں۔ وادی کے درمیان میں سے پہاڑوں سے نکلتا ہوا دریائے گبرال تند و تیز لہروں کے ساتھ چٹانوں سے ٹکراتا، پرشور آواز کے ساتھ بہتا ہے جب کہ دوسری جانب کنڈ لوڈ نڈ اور سپین خوڑ ڈنڈ سے نکلی ہوئی ندی پہاڑی بلندی سے نشیب کی طرف بہتی ہوئی اتروڑ گاوں کے قریب دریائے گبرال کے ساتھ مل جاتی ہے جس سے دریا کی سطح بڑھنے کے ساتھ اس کے بہاو میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ راستے میں پہاڑوں سے برف پگھلنے کی وجہ سے وجود میں آنے والے دیگر ندی، نالے بھی اس میں ضم ہوتیجاتے ہیں۔ کالام کے مقام پر دریائے گبرال، مہوڈنڈ جھیل سے نکلے ہوئے دریا میں مل جاتا ہے ۔ دریائے گبرال میں ٹراوٹ مچھلی اور دیگر آبی حیات کثیر تعداد میں پائی جاتی ہے، جو لذت اور منفرد ذائقہ کی وجہ سے کافی شہرت رکھتی ہے۔ ماہی گیری کے شائقین کے لیے یہاں شکار کے وسیع مواقع موجود ہیں لیکن اتروڑ میں واقع محکمہ ماہی پروری کے دفتر سے پرمٹ لے کر مچھلی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ وادی کا شمار ملک کے پرفضا اور صحت افزا مقامات میں ہوتا ہے، جہاں ہر طرف قدرت کے حسین رنگ نظر آتے ہیں، پہاڑی بلندی سے گرتی ہوئی آب شاریں، جلترنگ بجاتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ ہر طرف مخملی گھاس بچھی ہوئی ہے جس کے اطراف دور تک ہرے بھرے پودوں پر رنگا رنگ اور خوشبو بکھیرتے ہوئے پھول سجے ہوئے نظر آتے ہیں۔

پہاڑی بلندیوں پر تہہ در تہہ کھیت اور ان کے ساتھ سرخ چھتوں والے سیڑھی نما مکانات، سوات کے دیگر پہاڑی وادیوں کی طرح یہاں بھی انفرادی انداز میں موجود ہیں۔ شام کو جب سورج ڈھلنے لگتا ہے، اور اس کی کرنیں سنہری مائل ہو جاتی ہیں تو آسمان پر قوس و قزح کے رنگ بکھرے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، رات کو جب ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے، تو تاروں کی جھلملاتی روشنی ٹھنڈک بکھیرتی انتہائی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اگر چاندنی رات ہو تو برف پوش چوٹیوں سے منعکس ہو کر چاند کی کرنیں پوری وادی کو منور کرتی ہیں۔ یہاں کی صبح اور بھی زیادہ حسین ہوتی ہے، برف پوش چوٹیوں کی طرف سے آنے والی خنک ہوا میں پھولوں کی مہک گھلی ہوتی ہے جو دل و دماغ کو تروتازہ کرتی ہے۔ دور تک پھیلے ہوئے سرسبز میدان، رنگ برنگے پھول، لہلہاتے کھیت اور باغات، درختوں پر اڑنے والے پرندوں کی آوازیں انتہائی بھلی معلوم ہوتی ہیں، ان مناظر میں سیاح اتنا کھو جاتا ہے کہ وہ خود کو پریوں کے دیس میں محسوس کرتا ہے۔ اتروڑ کے گرد و نواح میں کئی حسین گاوں واقع ہیں جن میں جبہ، شاہی باغ، گل آباد اور غوائی بیلہ سیر و تفریح کے لیے آنے والوں کے لیے پرکشش حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مقامات تک کچی سڑک پر جیپ اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے جب کہ گل آباد جو ایک حسین آبشار کی وجہ سے مشہور ہے، وہاں پہاڑی راستے پر ٹریکنگ کرتے ہوئے پہنچنا ممکن ہے۔ غوائی بیلہ کا گاوں، اپنے جلو میں بے پناہ قدرتی مناظر سمیٹے ہوئے ہے، جنہیں دیکھ کر سیاح قدرت کی صناعی کا معترف ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصے قبل تک اتروڑ میں سیاحوں کے قیام و طعام کے لیے ناکافی سہولتیں تھیں، محکمہ جنگلات کا ریسٹ ہاوس اور ایک ہوٹل سیر و تفریح کے لیے آنے والے افراد کو رہائشی سہولت کی فراہمی کے لیے موجود تھے۔ مذکورہ ہوٹل جو کافی قدیم ہے، اس کی تعمیر میں دیار کی لکڑی کا استعمال کیا گیا ہے جس پر سوات کے روایتی انداز میں پھول پتیوں اور نقش و نگاری کا کام انتہائی نفیس نظر آتا ہے جو دیکھنے والوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہے۔ دنیا بھر کے سیاحوں کی دلچسپی اور ان کی بڑی تعداد میں آمد کو دیکھتے ہوئے، اب یہاں کئی نئے ہوٹل اور ریستوران بن گئے ہیں۔ یہاں کے مختصر بازار میں کھانے پینے کی اشیا با آسانی مل جاتی ہیں۔ ماضی میں اتروڑ کی وادی کو بھی گبرال کے نام سے پکارا اور اس کا حصہ سمجھا جاتا تھا، جب کہ اس کے ایک چھوٹے سے قصبے کو ازروڑ کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ نام قدیم دور میں قصبے کی ایک معروف شخصیت از نامی ملک کے نام سے موسوم کیا گیا، بعد میں اسے تبدیل کر کے اتروڑ کر دیا گیا، لیکن بزرگ لوگ اسے آج بھی ازروڑ کے نام سے پکارتے ہیں۔ اتروڑ اور گبرال کی آبادی، کوہستانی باشندوں پر مشتمل ہے، تاہم یہاں گوجر قوم کے افراد کی بھی بڑی تعداد رہائش پذیر ہے۔ کوہستانی لوگ دو بڑے قبائل میں منقسم ہیں، درے خیل اور نریٹ۔ اتروڑ اور گبرال کے علاقوں میں مذکورہ دونوں قبائل کے لوگ بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ ان کی بہادری، جذبہ ایثار اور ملنساری ضرب المثل ہے۔ یہ لوگ بہت مہمان نواز ہوتے ہیں اور مہمانوں کی تعظیم و تکریم اپنے فرائض کا حصہ سمجھتے ہیں۔ کوہستانی قبائل میں کلاشنکوف کلچر عام ہے، اس کی جھلک اتروڑ اور گبرال میں بھی دیکھی جا سکتی ہے لیکن اسلحہ کی فراوانی کے باوجود یہاں کے لوگ امن پسند، ہمدرد اور دوست نواز ہیں